

## 99506- میت نے لڑکوں کیلئے وصیت کر دی اور لڑکیوں کو کچھ نہیں دیا، اب ورثا کی کیا ذمہ داری ہے؟

### سوال

میرے دادا نے فوت ہونے سے پہلے اپنی جانیدا اور بیٹوں کو تقسیم کرنے کی وصیت لکھ دی اور اس پر لوگوں کو گواہ بنایا، گواہان کے اس پر دستخط بھی ہیں، لیکن اس وصیت میں دولت کا بہت بڑا حصہ بیٹوں کے نام لکھا گیا ہے یعنی دوسرے لفظوں میں ہر پیز بیٹوں کے نام ہے اور بیٹیوں کے نام صرف ایک چھوٹا سا جھرہ ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ اس وصیت کا کیا حکم ہے؟ کیا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق کا لحدم ہوگی؟ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (وارث کے لیے کوئی وصیت نہیں ہوتی)

دوم: جس وقت بہنوں نے اپنا شرعی حق طلب کیا تو جائیوں نے ان کے مطالبے کو سختی سے مسترد کر دیا اور کہا کہ صرف وصیت کے مطابق ہی تقسیم ہوگی، اس بارے میں آپ کا کیا موقف ہے؟

### پسندیدہ جواب

وارث کے لیے وصیت کرنا جائز ہی نہیں ہے؛ کیونکہ ابو داود: (2870)، ترمذی: (4641) اور ابن ماجہ: (2120) ناسی: (2713) میں حدیث ہے کہ ابو امام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: (بیشک اللہ تعالیٰ نے تمام خداروں کو ان کے حقوق دے دیے ہیں اس لیے ورث کیلئے کوئی وصیت نہیں ہے) اس حدیث کو البانی نے صحیح ابو داود میں صحیح قرار دیا ہے۔

نیز یہ وصیت ورثا کی رضامندی کے بغیر نافذ نہیں ہوگی؛ کیونکہ اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (وارث کیلئے وصیت کرنا جائز نہیں ہے الا کہ ورثا بجازت دین) اس حدیث کو دارقطنی نے روایت کیا ہے اور ابن حجر رحمہ اللہ نے اسے بلوغ المرام، میں حسن قرار دیا ہے۔

ایسے ہی ابن قدامہ رحمہ اللہ الیمنی (58/6) میں کہتے ہیں:

"اگر میت اپنے ورث کے نام کچھ وصیت کرے اور تمام وارثین اسے تسلیم نہ کریں تو وصیت صحیح نہیں ہوگی، اس میں علمائے کرام کا اختلاف نہیں ہے۔ ابن منذر اور ابن عبد البر رحمہما اللہ کہتے ہیں: "علمائے کرام کا اس بات پر اجماع ہے" اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث مروی ہیں چنانچہ ابو امام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: (بیشک اللہ تعالیٰ نے تمام خداروں کو ان کے حقوق دے دیے ہیں اس لیے ورث کیلئے کوئی وصیت نہیں ہے) اس حدیث کو ابو داود، ابن ماجہ، اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔۔۔ لیکن اگر تمام وارثین اسے تسلیم کر لیں تو پھر وصیت صحیح ہوگی، جسموراہ علم کا یہی موقف ہے" ختم شد

اسی طرح دامنی فتویٰ کمپئی کے فتاویٰ (16/317) میں ہے کہ:

"ایک تہائی سے زیادہ وصیت جائز نہیں ہے اور نہ ہی کسی وارث کے حق میں وصیت صحیح ہوگی، تاہم اگر عاقل اور سمجھدار وارثین اپنے حصے میں سے وصیت کو پورا کرنا چاہیں تو یہ جائز ہے، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (بیشک اللہ تعالیٰ نے تمام مستحقین کو ان کے حصے دے دیے ہیں، اس لیے ورث کیلئے کوئی وصیت نہیں ہے) اس حدیث کو احمد، ابو داود، ترمذی، ابن ماجہ، اور دارقطنی نے روایت کیا ہے، اور دارقطنی کے الفاظ میں یہ اضافہ بھی ہے: (الا کہ وارثین چاہیں)" ختم شد

امماد کو رہ بالا تفصیلات کی بناء پر آپ کے دادا نے صرف نیزہ وارثوں کو وصیت کی ہے اور خواتین کو محروم رکھا تو یہ ظلم اور کبیرہ گناہ ہے، کیونکہ درحقیقت یہ مال اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہے، جبکہ انسان کو اس مال پر صرف اختیار دیا گیا ہے کہ اس مال کو ایسے ہی استعمال میں لائے جیسے اللہ تعالیٰ کی رضا ہو، چنانچہ وراثت کی تقسیم اللہ تعالیٰ نے خود فرمادی ہے اور دیگر تمام افراد کو

واراثت کی لفظ میں زیادتی کرنے سے خبر دار فرمایا، اور وراثت کے حصہ ذکر کرنے کے بعد فرمایا: (تَلَكَ حَدُودُ اللَّهِ وَمَنْ نَطَّعَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُنَزَّلُهُ بِحَاجَةٍ تَجْزِي مِنْ تَحْتِنَا الْأَنْهَارُ خَالِدِيْنَ فِيهَا وَذِلِّكَ الْأَنْوَرُ لَعْظِيْمٌ \* وَمَنْ يَنْصُبُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُنَزَّلُهُ بِحَاجَةٍ يُنَزَّلُهُ بِحَاجَةٍ فَإِنَّا مَا رَأَيْنَا وَمَا عَذَابُهُ مُبِيْنٌ) یہ اللہ کی حدود ہیں اور جو بھی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا، اللہ اسے ایسی جنتوں میں داخل فرمائے گا جس کے نیچے سے نہیں بہتی ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہے گا اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے، اللہ کی حدود پا مال کرے تو اللہ اسے آگ میں داخل کرے گا اور اس کیلئے رسول کن عذاب ہے۔ [النَّاسَ: 13، 14]

اور یہ بڑے ہی تعب کی بات ہے کہ انسان اپنی زندگی کے آخری لمحات میں بھی ظلم اور گناہ کے کام کرے اور اس وقت تک اپنی جان اللہ کے حوالے نہ کرے جب تک ظلم، قطع تعلقی اور وارثوں کو محروم نہ کر دے!

اس لیے ورثات کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ اس ظالمانہ وصیت کو کا لعدم سمجھیں اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق وراثت کی تقسیم کریں، نیز کسی بھی وارث کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ اس وصیت کو دلیل بناتے ہوئے خواتین کے حصہ میں کی کرے۔

اگر وارثین ایسا کرتے ہیں تو وہ بھی دادا کے ساتھ گناہ اور زیادتی میں شامل ہوں گے، بلکہ وارثوں کا گناہ دادا سے بھی زیادہ ہو گا؛ کیونکہ درحقیقت حقوق توانی وارثوں نے غصب کئے ہیں۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گوہیں کہ اللہ انہیں ہدایت دے اور انہیں صحیح طریقے سے تقسیم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

واللہ اعلم۔